Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

۵۲۵۴

الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۲۱ اخاء ۱۳۵۷ہش ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۴۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:- بلڈ پریشر بڑھ جانے کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ سے حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

دعاؤں، عبادتوں اور اسلامی اخلاق و کردار کی مخصوص روایات کے ساتھ

خدام الاحمدیہ کا بابرکت سالانہ مرکزی اجتماع مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں شروع ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا اور نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا

جماعتِ احمدیہ نے اپنی تاریخ میں اسلامی اخلاق و کردار کا جو اعلیٰ معیار پیش کیا ہے اُسے ہمیشہ قائم رکھنے کی زرّیں نصیحت

ربوہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک۔ آج یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ تربیتی اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور اسلامی اخلاق و کردار کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں اجتماعی دعا اور پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش اور روح پرور خطاب کے ساتھ ہوا۔ اپنے بصیرت افروز خطاب کے آغاز میں حضور نے فرمایا میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے خدام کو پھر اس کھلی فضا میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی جن حکام نے یہ اجازت دینے کا فیصلہ کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں دُنیوی لحاظ سے مہذب اور ترقی یافتہ کہلانے والی اقوام کی چند بُنیادی کمزوریوں کی نشان دہی کرنے کے بعد اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیم اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال اُسوۂ حسنہ کا ذکر فرمایا جس کی پیروی کرنے سے دُنیا میں حقیقی معنوں میں ظلم کی بجائے انصاف اور فتنہ و فساد کی جگہ امن و آشتی کا پاکیزہ ماحول پیدا ہو سکتا ہے اور پھر احمدی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ جماعتِ احمدیہ نے اپنی نوّے سالہ تاریخ میں اسلامی اور قرآنی اخلاق و کردار کے قیام کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے وہ اسے ہمیشہ قائم رکھیں اور بے لوث خدمت اور محبت و ہمدردی کے ساتھ دُنیا کے قلوب اسلام کے لئے جیتنے کی کوشش کریں۔

امسال خدام کا یہ سالانہ اجتماع پانچ سال کے طویل وقفہ کے بعد پہلی بار اپنی قدیم روایات کے مطابق گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج سے متصل وسیع و عریض کھلے میدان میں منعقد ہوا ہے اور ملک کے طول و عرض سے احمدی نوجوان بڑے ذوق و شوق کے ساتھ اِس میں شامل ہوئے ہیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد تمام خدام و اطفال مقامِ اجتماع میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ چار بجے شام جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال سامعین سے پُر ہو چکا تھا جن میں انصار صاحبان بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جب حضور بذریعہ کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے تو مجلس مرکزیہ کے مہتممین نے صدرِ مجلس مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے کی سرکردگی میں حضور کا خیر مقدم کیا خدام نے نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے کیا گیا جو کہ انڈونیشین طالبِ علم مکرم قمر الدین صاحب نے کی۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے ان کا عہد دُہروایا۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب جاوید جو کہ قیادت حلقہ دہلی گیٹ لاہور کے قائد ہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم نونہالانِ جماعت سے خطاب کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے بصیرت افروز خطاب کا آغاز فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا:-

سب سے پہلے تو مَیں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے امسال خدام الاحمدیہ کو پہلے کی طرح پھر کھلی فضا میں اپنا یہ سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی جن حکام نے اجازت دینے کا فیصلہ کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔ حضور نے فرمایا میں لمبا عرصہ ملک سے باہر رہ کر حال ہی میں واپس آیا ہوں یہاں آکر مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ حکومت کے نزدیک ملک کے حالات اب اتنے سُدھر گئے ہیں کہ اس کی اجازت سے پہلے ملک میں تبلیغی جماعت کا اجتماع منعقد ہوا پھر ملتان میں سُنّی کانفرنس ہوئی وہ بھی امن کے ساتھ گذر گئی اور اب ہمارا ابھی یہ نسبتاً مختصر سا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جلسے بتا رہے ہیں کہ ہمارے ملک میں جو ایک غلط قسم کی فضا پیدا کر دی گئی تھی وہ اب دُور ہو رہی ہے اور حالات پہلے سے بہت بہتر ہو رہے ہیں، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اِس کے بعد حضور نے فرمایا اِس زمانہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارتوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مہدیٔ موعودؑ کو اور آپ کی جماعت کو آلۂ کار بنایا ہے اِس امر کے لئے کہ ساری دُنیا میں اور کُرّۂ ارض کے کونے کونے میں اسلام کو غالب کیا جائے۔ حضور نے فرمایا اِس وقت دُنیوی لحاظ سے مہذّب اور ترقی یافتہ کہلانے والی وہ اقوام جن کی نقل کرنے پر بعض لوگ فخر کیا کرتے ہیں ان کی تہذیب میں بہت سی بنیادی کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں۔ مثلاً وہ ظلم کے مقابلہ میں ظلم کرتے ہیں اور اِس طرح ظلم و ستم کا ایک نہ ختم ہونے والا چکّر شروع ہو جاتا ہے یہی وہ کمزوری ہے جو گذشتہ دو عظیم جنگوں کا باعث بنی اور جس کی وجہ سے اب تیسری عظیم جنگ کا خدشہ محسوس ہو رہا ہے اس کے مقابلہ میں انسانی تاریخ کا یہ ایک عدیم المثال واقعہ ہے کہ اہلِ مکّہ نے تیرہ سال تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر انتہائی مظالم ڈھائے اور اِس طرح تلوار کے زور سے قلوب کے خیالات کو بدلنے کی کوشش کی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمایا تو آپؐ نے ان سب مظالم ڈھانے والوں کو معاف فرما دیا اور اِس طرح دُنیا کو بتا دیا کہ ظلم کو دُنیا سے مٹانے کا (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سیّد عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۲۱ر اخاء ۱۳۵۷ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی وعدوں کے پورا ہونے پر زندہ یقین اور اس کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سنت کے مطابق مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کو مخالفین حق کی طرف سے شدید مخالفت اور تعذیب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس دوران میں جبکہ وہ انتہائی پُرخطر حالات میں سے گزر رہے ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل تائید و نصرت اور کامیابی و کامرانی کی بشارتیں مل رہی ہوتی ہیں۔ یہ بشارتیں پوری ہوتی ہیں اور ضرور ہوتی ہیں لیکن ہوتی ہیں اپنے وقت پر۔ ان بشارتوں کے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقرر کیا ہوا ہوتا ہے اور اس معین وقت اور زمانہ کا علم خدا تعالیٰ ہی کو ہوتا ہے۔ ان بشارتوں کے عملاً پورا ہونے سے قبل کا زمانہ مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کیلئے ازحد صبر آزما ہوتا ہے اس لئے کہ مخالفین حق اس درمیانی عرصہ میں بہت زوروں پر ہوتے ہیں اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کو ناکام کر کے رکھ دیں گے۔

ان حالات میں حق پرست اگرچہ صبر و استقامت کا نہایت شاندار نمونہ پیش کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی بشری تقاضا کے ماتحت ان پر ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید صبر کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ چنانچہ اُن کی اس کیفیت کا جو بہرحال عارضی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی ذکر کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی مومنوں کی اس کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے خود انہی کو مخاطب کر کے فرمایا:-

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:- کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ تم پر ابھی ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے انہیں تنگی (بھی) پہنچی اور تکلیف (بھی) اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تاکہ (اُس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ (کے) ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ یاد رکھو! اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اسی طرح بخاری کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس زمانہ میں مسلمانوں کو کفار مکہ کے ہاتھوں انتہائی شدائد و مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا ایک روز بعض صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپؐ ہمارے لئے خدا سے نصرت طلب کیوں نہیں کرتے اور ہمارے لئے ان مصائب و شدائد سے رہائی کے لئے دعا کیوں نہیں کرتے۔ آپؐ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا تمہیں تو ابھی وہ تکالیف پہنچی ہی نہیں جو تم سے پہلی اُمتوں کو پہنچی تھیں اور انہوں نے ان تکالیف پر صبر کیا تھا۔ تم بھی صبر سے کام لو وہ زمانہ ضرور آئے گا کہ جب پورے عرب میں تمہارے لئے امن ہی امن ہوگا۔

اس درمیانی زمانہ میں جبکہ صحابہؓ کو انتہائی شدید مظالم برداشت کرنا پڑ رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ دو قسم کے گمانوں سے بچنے کی بطور خاص تلقین فرمائی اوّل یہ کہ اس خیال کو کبھی اپنے قریب نہ آنے دینا کہ مخالفین حق اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو جائیں گے اور یہ کہ ان پر کوئی گرفت نہ آئے گی۔ دوسرے یہ کہ اس وہم میں کبھی مبتلا نہ ہونا کہ خدا تم سے کامیابیوں اور کامرانیوں کے جو وعدے کر رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں من وعن پورا نہ کرے۔ چنانچہ جہاں تک پہلے وہم کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ (ابراہیم آیت ۴۳)

ترجمہ:- اور (اے مخاطب!) یہ ظالم (مکہ والے) جو کچھ کر رہے ہیں اس سے تو اللہ کو ہرگز بے خبر نہ سمجھ۔ وہ انہیں صرف اُس دن تک ڈھیل دے رہا ہے جس دن (ان کی) آنکھیں (حیرت سے) پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔

اسی طرح مؤخر الذکر وہم سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ (ابراہیم آیات ۴۸، ۴۹)

ترجمہ:- پس (اے مخاطب!) تو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور برے کاموں کی) سزا دینے والا ہے۔ (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے اور یہ (لوگ) اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

ان آیات سے یہ امر دو اور دو چار کی طرح واضح ہے کہ مامورین الٰہی اور ان کی جماعتوں کی (بالخصوص ابتدائی دور کے پُرمحن حالات میں) تمام تر کامیابی اس امر کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے کہ وہ صبر و استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کے دوران اس یقین پر مضبوطی سے قائم رہیں کہ مخالفین حق ظاہری طور پر جو کچھ کر رہے ہیں اور آئندہ کے لئے جو کچھ اُن کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ ہر لمحہ اور ہر آن خدا کی نگاہ میں ہے اور اُن کے ضرر سے بچنے کے لئے صرف اور صرف اس کا سہارا ہی کافی ہے نیز یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان سے تائید و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے جو وعدے کئے ہیں انہیں وہ ضرور پورا کرے گا۔ اِدھر کی دنیا اُدھر ہو سکتی ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا نہ کرے۔ یہ چٹانوں سے زیادہ مضبوط یقین ہی ان کی سب سے بڑی ڈھارس ہوتا ہے اور ان کی ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوصف ان کے لئے بے پناہ باطنی قوت اور حوصلہ کا موجب بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی انہیں عنایاتِ یار کی مسلسل خوشبوئیں آ رہی ہوتی ہیں اور ان کا رواں رواں پکار رہا ہوتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی

سفرِ یورپ سے کامیاب مراجعت

مرے آقا مبارک ہو کہ تو ہے کامراں آیا
خدا کے فضل سے تو باحفاظت شادماں آیا

ترے آنے سے ربوہ میں ہوئیں پھر رونقیں پیدا
ہوئے سب اہلِ ربوہ شادماں جونہی تجھے دیکھا

کیا کافور ظلمت کو رخِ انور دکھانے سے
معطر ہے فضا ساری ترے تشریف لانے سے

دیا توحید کا پیغام تُو نے پھر کلیسا کو
پلایا معرفت کا جام پھر مغرب کی دُنیا کو

فریضہ دین کی تبلیغ کا تُو نے کیا پورا
حقائق کر دیئے سارے بیاں باقی نہ کچھ چھوڑا

خدایا میرے آقا کی مساعی کر ثمر آور
تُو نورِ مصطفےٰؐ سے ساری دنیا کو منور کر

دُعا مومن کی ہے پھر دین کا پرچم ہو بالاتر
محمدؐ کی حکومت ہو زمین و آسمانوں پر

خواجہ عبدالمومن
گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی پردہ

محترمہ نسیم سعید صاحبہ۔ لاہور

(۲)

بعض لوگ کم علمی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ پردے سے زینت چھپانے کا حکم ہے چہرہ چھپانے کا تو نہیں۔ حالانکہ چہرہ ہی زینت کا سب سے اہم مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مرد عورت کو ایسی للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھتا ہے جیسے ایک بھوکا شخص کسی لذیذ کھانے کو۔ پھر ہم کیوں چہرہ کھول کر شیطانی شہوات میں اس کا ساتھ دیں۔ بنے سنورے چہرے کا یہ مطلب نہیں کہ بغیر بنا سنورا چہرہ بے پردہ رہ سکتا ہے۔ آیت حجاب اس کے مخالف ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"عورت کا سارا جسم ہی چھپانے کے لائق ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے۔" (ترمذی)

چہرے کی زینت کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:۔

"وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ ...... الخ"

یعنی اپنی زینت سوائے اپنے خاوندوں یا باپ دادوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں پوتوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پوتوں کے کسی پر ظاہر نہ کریں۔ جو لوگ زینت میں چہرے کو شامل نہیں کرتے۔ اس کا جواب اس قرآنی آیت کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کی پچاس سالہ جوبلی پر تقریر کرتے ہوئے ان الفاظ میں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"لوگوں نے ایک احمقانہ مسئلہ بنایا ہے کہ چہرے کا پردہ ہے یا نہیں؟ قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ جو زینت تم اپنے محرم کے سامنے ظاہر کرتی ہو وہ غیر محرم کے سامنے نہ کرو۔ محرموں میں مثلاً باپ ہے اور خسر ہے اب کون سی حیادار عورت ہے جو اپنے باپ اور خسر کے سامنے بے حیائی سے بیٹھ جاتی ہے؟ تم اپنے باپ اور خسر کے سامنے کیا ظاہر کرتی ہو ظاہر ہے تم ان کے سامنے اپنا چہرہ ہی ننگا رکھتی ہو لیکن اگر باپ اور خسر کے سامنے صرف چہرہ ہی ظاہر کرتی ہو یا بغیر دوپٹوں کے ان کے سامنے آتی ہو تو عقل بھی یہی کہتی ہے کہ غیر محرم کے سامنے چہرہ ڈھانپنا پڑے گا۔"

(بحوالہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب ص۱۴)

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:۔

"وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ"

یعنی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس طرح پیر مار کر نہ چلیں کہ ان کے پاؤں کے زیور یا ہاتھوں کی چوڑیوں کی جھنکار لوگوں کو سنائی دے اور انہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مالدار عورتیں ہیں ان سے تعلق پیدا کرنا مفید ہے اور یوں بھی چھپی ہوئی چیز جو زینت کا سبب ہے اس کا چھپانا ضروری ہے تاکہ شیطان اس عورت کی آرائشی چیزوں کی وجہ سے مردوں کے قلب و نظر میں نہ گھسے اس چھپی ہوئی زینت میں بال بھی آتے ہیں۔ زلف دراز جو کشش اور زینت کا باعث ہیں جن کی تعریف و توصیف سے شاعروں کے کلام بھرے ہوئے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ نوجوان لڑکیاں برقعہ سے باہر اپنے بال نکال لیتی ہیں گھر میں اپنے باپ بھائیوں کے سامنے چہرہ کھلا ہوتا ہے اور سر پر دوپٹہ ہوتا ہے جس سے بال چھپے ہوئے ہوتے ہیں پھر یہ کہاں کا پردہ کہ جسم برقعہ میں اور چھپی ہوئی زینت کی چیز یعنی زلفیں وغیرہ برقع کے باہر ہوں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پردے کے ساتھ اقوام کی ترقی نہیں ہو سکتی حالانکہ اسی پردہ پر مسلمانوں نے سینکڑوں سال شدت سے عمل کیا یورپ کے لوگ جہالت کی پستی میں تھے اور مسلمان اسی اسلامی پردے کے ساتھ ترقی کی اعلیٰ منازل پر پہنچے ہوئے تھے جہاں جہاں مسلمان گئے دنیا تہذیب سے منور ہو گئی اور مسلمان جیسے جیسے اپنے مذہب کے اصولوں سے دور ہوتے چلے گئے وہ ذلیل سے ذلیل تر ہوتے چلے گئے۔ جوں جوں عورت کا پردہ اٹھتا گیا اور انہوں نے آزادانہ مردوں میں آنا جانا شروع کیا۔ معاشرہ تباہ ہونا شروع ہو گیا۔

عورتیں پردے کے ساتھ تمام تعمیری کام کر سکتی ہیں۔ صحابیاتؓ کی زندگی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پردے میں پڑھتی بھی تھیں۔ پڑھاتی بھی تھیں۔ وہ جنگوں میں جاتیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ پانی پلاتیں اور تیر اٹھا اٹھا کر دیتیں بلکہ حضرت عائشہؓ نے مردوں کو پردے کے پیچھے سے دین سکھایا اور جنگ جمل میں جنگ کی قیادت تک کی۔ اس لئے پردہ قومی ترقی میں اور نسوانی ترقی میں روک نہیں ہے۔ بلکہ ترقی کا باعث ہے

پردے کی پابندی نہ کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پردے کی حکمت بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا کسی لذیذ کھانے پر۔ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۳۶)

"آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردوں کی اخلاقی حالت درست کر دو اگر یہ درست ہو جائے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱۳۵)

پردے کی حدود کو توڑنے والوں کے لئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس میں اس خطبہ کے ذریعہ ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں۔ تنبیہ کرتا ہوں اور انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ باقی احمدی بھی مجرم ہیں کیونکہ محض اس لئے کہ فلاں صاحب بڑے مالدار ہیں تم ان کے ہاں جاتے ہو ان سے مل کر کھانا کھاتے ہو اور ان سے دوستی اور محبت کے تعلقات رکھتے ہو تمہارا تو فرض ہے کہ تم ایسے آدمی کو سلام بھی نہ کرو تب بے شک سمجھا جائے گا کہ تم میں غیرت پائی جاتی ہے اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کروانا چاہتے ہو لیکن اگر تم ایسے شخص سے مصافحہ کرتے ہو اس کو سلام کرتے اور اس سے تعلقات رکھتے ہو تو تم بھی ویسے ہی مجرم ہو جیسے وہ ہیں پس آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ اپنی بیویوں کو بے پردہ پھرنے دیتے اور مکسڈ پارٹیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں اگر وہ احمدی ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان سے کوئی تعلق نہ رکھو نہ ان سے مصافحہ کرو نہ انہیں سلام کرو نہ ان کی دعوتوں میں جاؤ اور نہ ان کو کبھی دعوت میں بلاؤ تاکہ انہیں محسوس ہو کہ ان کی قوم اس فعل کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔"

(بحوالہ پردہ "ایک ضروری خطبہ فرمودہ ۲۵ رجون ۵۸ء بمقام مری۔ صفحات ۱۶۔۱۷۔۱۸)

ایسے لوگوں کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کے پچاس سالہ جشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"آپ کا یعنی لجنہ کا جو پچھلے سال اجتماع ہوا تھا۔ میں اس وقت سے سوچ رہا ہوں اور دعائیں کر رہا ہوں کہ جو بیس پچیس یا سو دو سو ایسے خاندان ہیں جو اسلامی احکام کی پابندی نہیں کرتے خواہ کوئی کیوں نہ آیا چھوڑتا ان کو جماعت سے خارج کر دیا جائے لیکن اس کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے انسان انسانوں ہی سے ہدایت طلب کرتا ہے اس کیلئے بڑے غور و فکر کی ضرورت ہے ہو سکتا ہے ہم ایسے خاندان کے اخراج کا فیصلہ کریں جن کو بغیر اخراج کے سنبھالا جا سکتا ہو۔ ہماری پہلی کوشش تو سنبھالنے کی ہونی چاہیئے اور اصلاح کرنے کی ہونی چاہیئے کسی کے ساتھ ہماری کوئی دشمنی نہیں نہ کسی کے خلاف غصہ ہے پہلے ان کی اصلاح کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے لیکن آج بھی تیس سینتیس ہیں آپ کو متنبہ کر دیا تاکہ کل آپ کو یہ شکایت نہ ہو کہ آپ ہمیں کہتے تو ہم اپنی اصلاح کر لیتیں۔ تم پردہ کرو۔"

(پمفلٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا بصیرت افروز خطاب ص۱)

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مریم صدیقہ مدظلہا العالی نے دو تین سال پہلے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے پردے پر زور دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:-

"آپ ہر چیز مغربی فیشن کے طور پر اپناتی ہیں۔ جب غیر ممالک کی نومسلم احمدی خواتین پردے کی پابندی کرنا شروع کر دیں گی اور مغربی ممالک میں پردہ شروع ہو جائے گا تو مغربی فیشن کو اپناتے ہوئے کیا آپ تب پردے کو اختیار کریں گی۔"

اور وہ وقت بھی دور نہیں جب مغربی ممالک میں پردہ اپنایا جائے گا۔ ۱۹۷۸ء کے جلسہ سالانہ پر امریکہ سے آئی ہوئی نومسلم احمدی خواتین نے اپنے لئے اپنی بہنوں اور بچیوں کے لئے بڑے دینی ذوق و شوق اور جذبہ سے برقعے سلوائے اور بہت سلیقے سے انہیں پہنا ۱۹۷۸ء کے جلسہ سالانہ پر آئی ہوئی امریکن۔ افریقن۔ ماریشس اور سوئس نومسلم احمدی بہنوں نے اسی پیار اور اہتمام سے برقعے پہنے کہ بے اختیار دل تسبیح و تحمید اور درود سے لبریز ہو جاتے کہ سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی فیض سے یہ سیاہ فام سفید فام اور مختلف رنگ اور نسل اور قوموں سے آنے والی خواتین جن کے ملک اور معاشرے میں عریانی عام ہے۔ اسلام اور احمدیت کے شعار کی پابندی کیسی عمدگی سے کر رہی ہیں۔

جو لوگ پردے کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ کسی بُرے خیال کی بنا پر مخالفت کرتے ہیں مومن کو حسن ظن سے کام لینا چاہیئے ان کے بارے میں ہم یہ سوچتے ہیں کہ ان کو پردے کے احکام اور مسائل کا صحیح علم نہیں ورنہ وہ کبھی اس قسم کی باتیں بھی نہ سوچتے۔ بہرحال ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری بڑی عمر کی خواتین اور بزرگ لوگ جن کا اثر اور اختیار اپنے گھروں۔ خاندانوں اور ملنے جلنے والوں میں ہے مناسب رنگ میں نئی نسل کی تربیت کریں جس سے پردے کی ضرورت اہمیت اور فوائد کا ان کو علم ہو سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۶ء میں فرمایا:-

"جس وقت مخالفت زوروں پر ہو اس وقت دو ذمہ داریاں خاص طور پر نمایاں ہو کر الٰہی سلسلوں کے سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں اجتماعی لحاظ سے بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی اپنا محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں کو سامنے لا کر ان کو دور کرنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکتے ہوئے استغفار کے ذریعے اس کی رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔"

(الفضل ۲۸ جنوری ۷۶ء)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی مندرجہ بالا کی روشنی میں اپنا جائزہ لے کر اپنی کمزوریوں کو چھوڑنا چاہیئے بے پردگی نہ صرف بڑی کمزوری۔ بلکہ قرآنی حکم کی خلاف ورزی ہے جو گناہ ہے اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو معاف فرمائے اور ہماری اصلاح کرے۔ آمین ثم آمین!

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب مسجد

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "سلمان منا اھل البیت" کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔ کے انعام سے نوازا تھا۔ ایک بار ایک مشرک نے استہزاء کے رنگ میں کہا۔ تمہارے نبیؐ نے تمہیں ہر چیز سکھا دی ہے حتیٰ کہ قضائے حاجت بھی۔ حضرت سلمان رضؓ نے بڑے حکیمانہ اسلوب میں جواب دیا۔ ہاں ہمیں اس کے بھی آداب سکھائے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہم بوقت قضائے حاجت قبلہ رخ منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں اور دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں۔ ہڈی یا لید سے استنجا نہ کریں اور صفائی کا اچھی طرح اہتمام کریں۔

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ہمیں زندگی کے تمام آداب سکھلائے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے سعادت دارین اسی میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد پر دل و جان عمل کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا یہی طریق ہے۔

چند دن پہلے کی بات ہے مجھ سے مسجد میں ایک بزرگ دوست نے پوچھا کہ یہ کونسی حدیث ہے۔ "النعلین تحت العینین" کہ جوتا نظر کے نیچے رکھو۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ میرے علم میں ایسی کوئی حدیث نہیں پھر بھی میں نے احادیث کی ورق گردانی کی تو مجھے وہاں ایک صحابی کا قول اس بارہ میں مل گیا۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب ادب المفرد تالیف فرمائی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات دربارہ اخلاق جمع کر دیئے ہیں اس کتاب میں امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے۔ "این یضع نعلیہ اذا جلس" کہ آدمی جب مجلس میں بیٹھے تو اپنا جوتا کہاں رکھے؟ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول درج ہے:-

"من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما الی جنبہ"

(ادب المفرد باب این یضع نعلیہ اذا جلس مطبوعہ مصر صفحہ ۱۴۲)

کہ سنت یہ ہے کہ جب آدمی کسی مجلس میں جوتا اتار کر بیٹھے تو جوتے کو ایک طرف رکھے معلوم ہوتا ہے۔ النعلین تحت العینین کا محاورہ کسی نے جوتا چوروں سے بچاؤ کے لئے وضع کیا تھا۔

خدا کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم معلّم اخلاق بن کر تشریف لائے تھے آپ کا طریق یہ تھا جو مشہور صحابی ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جوتا آپ ایک طرف رکھتے تھے۔ سامنے نہ رکھتے تھے۔

مسجد کو خدا کا گھر کہا جاتا ہے اسے پاک و صاف رکھنے کا ارشاد ہے کیا اس سنت رسول صلعم کے علم کے بعد قبلہ رخ سامنے جوتے رکھنے کا کوئی جواز باقی رہ جاتا ہے؟

یقیناً اس انتظام کیا جا سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے جوتا نہ ہو بلکہ اسے ایک طرف رکھا جائے کہ یہ اسی کا طریق تھا جس کے عمل کی اتباع میں خدا کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا:-

"ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تم سے خدا محبت کرنے لگ جائے گا۔

صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اس حد تک کرتے تھے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں خطبہ دے رہے تھے آپؐ نے اثناء خطبہ فرمایا لوگو! بیٹھ جاؤ! باہر آتے ہوئے ایک صحابی نے یہ آواز سنی تو وہیں راستہ میں بیٹھ گئے اور مسجد کی طرف گھسٹ کر آنے لگے کہ میرے کان میں یہ آواز میرے آقا کی آئی ہے کہ بیٹھ جاؤ اگر مسجد جاتے ہوئے میں نہ بیٹھوں اور میری جان نکل جائے تو خدا کو کیا جواب دوں گا کہ ایک ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے کان میں پڑا تھا لیکن اس پر عمل نہ کیا۔

حضرت ابن عمرؓ ایک بار حج کے لئے تشریف لے گئے ایک مقام پر پہنچ کر آپ یوں بیٹھ گئے جیسے پیشاب کرنے والا بیٹھتا ہے پھر بغیر پیشاب کرنے کے اٹھ کھڑے ہوئے خادم نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا میں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ اس جگہ پیشاب کے لئے بیٹھے تھے مجھے پیشاب کی حاجت تو نہ تھی لیکن حضورؐ کی اقتداء میں اس جگہ اسی طرح بیٹھ گیا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کے مندرجہ بالا قول میں لفظ سنت استعمال ہوا ہے کہ جوتا ایک طرف رکھنا سنت ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم ستمبر تا ۱۵ ستمبر ۷۸ء

نمبر	نام	مقام	رقم
۱	مکرم میجر جنرل ریٹائرڈ بشیر احمد صاحب راولپنڈی		۱۰۰—۰۰
۲	مکرمہ شاکرہ مختار صاحبہ بنت مختار احمد صاحب سنوری جھنگ صدر		۱۰—۰۰
۳	مکرم ایم بی احمد اینڈ سنز	〃	۱۰—۰۰
۴	〃 چوہدری محمد شفیع صاحب تمباکو ڈیلر	〃	۱۰۰۰—۰۰
۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اقبال صاحب	〃	۱۵—۰۰
۶	مکرم عبدالرزاق صاحب خوشاب		۱۰—۰۰
۷	〃 چوہدری خالد سیف اللہ صاحب تربیلا ڈیم کالونی		۱۰—۰۰
۸	اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃	〃	۱۰—۰۰
۹	مکرم چوہدری منظور احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۰	بچگان ڈاکٹر مرزا اقبال احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۱	مکرم قریشی طاہر احمد صاحب ناصر	〃	۱۴—۰۰
۱۲	〃 ناصر احمد صاحب ظفر گارڈ خانیوال		۱۵—۰۰
۱۳	〃 حاجی عبداللطیف صاحب مسجد فضل فیصل آباد		۱۰—۰۰
۱۴	〃 ڈاکٹر محمد امین صاحب عامر پیپلز کالونی	〃	۱۵—۰۰
۱۵	مکرمہ والدہ صاحبہ طاہر احمد صاحب	〃	۱۰—۰۰
۱۶	مکرم شیخ محمود احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۱۷	〃 چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب	〃	۲۵—۰۰
۱۸	〃 سعید احمد صاحب ناصر بٹالہ کالونی	〃	۲۰—۰۰
۱۹	مکرمہ صفیہ سلطانہ صاحبہ پیپلز کالونی	〃	۲۰—۰۰
۲۰	مکرم وسیم احمد صاحب طارق جھال خانوآنہ	〃	۲۰—۰۰
۲۱	〃 سید محمد بشیر خاں صاحب بھوگلہ ضلع مانسہرہ		۱۲۱—۰۰
۲۲	〃 سیکرٹری مال صاحب، جماعت احمدیہ نبی سرروڈ		۳۴—۰۰
۲۳	〃 〃 〃 〃 گوکیکی		۲۰—۰۰
۲۴	〃 میجر ظفر علی صاحب ایبٹ آباد		۳۵—۰۰
۲۵	〃 کرنل چراغ دین صاحب	〃	۱۰—۰۰
۲۶	〃 محمد اسلم صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۲۷	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ		۱۰—۰۰
۲۸	مکرم صدر صاحب محلہ دارالیمن	〃	۱۰—۰۰
۲۹	〃 حکیم محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال میانی		۱۰—۰۰
۳۰	〃 سیکرٹری صاحب مال دارالرحمت شرقی ربوہ		۹۳—۰۰
۳۱	〃 سلیم اختر صاحب گوٹھ علی محمد سندھ		۲۵—۰۰
۳۲	مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ	〃	۱۰—۰۰
۳۳	〃 بشریٰ شاہدہ صاحبہ دارالصدر شمالی ربوہ		۲۰—۰۰
۳۴	مکرم فاروق احمد صاحب بھٹی	کراچی	۴۰—۰۰
۳۵	〃 شیخ جاوید اقبال صاحب	〃	۴۰—۰۰
۳۶	〃 محمد اکرم کھوکھر صاحب	〃	۲۰—۰۰
۳۷	〃 سید محمد احسن شاہ صاحب	〃	۲۰—۰۰
۳۸	〃 چوہدری نذیر احمد صاحب	〃	۲۱—۰۰
۳۹	〃 صوبیدار حق داد خاں صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۴۰	〃 چوہدری ممتاز احمد صاحب	〃	۱۰۰—۰۰
۴۱	〃 میجر ظفر اللہ ملک صاحب	〃	۲۰—۰۰
۴۲	〃 کرنل دلدار احمد صاحب	〃	۲۰—۰۰
۴۳	〃 قریشی محمود احمد صاحب	〃	۴۰—۰۰
۴۴	〃 ملک خالق داد خاں صاحب	〃	۱۰—۰۰
۴۵	مکرمہ حسین بی بی صاحبہ ۶/ شیخ عبدالحفیظ صاحب	〃	۵۰—۰۰

(باقی)

پتہ مطلوب ہے

مکرم چوہدری سراج دین صاحب وصیت نمبر ۴۹۹۷ سابق سکونت مکان ۳۷/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ کا ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مجھے اس وقت پریشانیوں کا سامنا ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحمید آف کشمیر)

۲۔ میری والدہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مصطفےٰ تبسم)

۳۔ خاکسار کی بچی پانچ ماہ سے پاؤں پر زخموں کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(ملک سعید احمد سمبڑیالوی۔ بدین۔ سندھ)

۴۔ خاکسار کی نانی جان اہلیہ عالم دین صاحب مرحوم کی آنکھوں کا آپریشن ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے۔
(عبدالحمید مبشر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خلیل آباد کوٹلی آزاد کشمیر)

۵۔ مکرم ٹھیکیدار چراغ دین صاحب دارالنصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نورالدین خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل ربوہ)

وقفِ جدید کے چندہ کی ترسیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"غرض وقفِ جدید کے بجٹ میں بڑی تھوڑی سی رقم ہوتی ہے۔ جماعت یہ کوشش کرے کہ ان کی ضرورت پوری ہو تاکہ جو جماعت کی ضرورت ہے وہ پوری ہو اور ضرورت کے احساس اور ذمہ داریوں کے فقدان کے نتیجہ میں جو خرابی پیدا ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے اور محفوظ رکھے۔"

(الفضل ۵ر مارچ ۱۹۷۷ء)

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے اور منظور شدہ بجٹ کا کثیر حصہ ابھی تک جماعتوں اور احباب کے ذمہ واجب الادا ہے لہذا تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی جتنی جلدی ممکن ہو سکے یہ چندہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرمادیں اور اسم وار تفصیل بتخصیص بالغان و اطفال دفتر ہذا کو ارسال فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظم مال
وقفِ جدید۔ ربوہ

"آدابِ مسجد" بقیہ ص ۴

خدا کرے کوئی ایسا انتظام ہو سکے کہ لوگ سامنے جوتا نہ رکھیں۔ انہیں چوری کا اندیشہ بھی نہ رہے۔ چوری سے بچنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معمولی جوتا پہن کر نماز کے لئے آئیں۔ یا یہ کہ جوتے کے دونوں پیر مختلف جگہ رکھیں لیکن اگر ان دونوں باتوں میں سے ایک کا خدشہ ہو یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خلاف ورزی یا جوتے کی چوری ہونے کا اندیشہ، تو فیصلہ کیجئے کہ ہمیں کس کو اختیار کرنا چاہیئے۔ فقہاء نے تو کہا ہے۔ جب دو مصیبتوں میں سے ایک اختیار کرنا پڑے تو کم درجہ کی مصیبت کو اختیار کرلو۔ اذا ابتلیت ببلیتین فاختر اھونھما"

اور خدا کرے چور کم از کم خانۂ خدا میں چوری سے رک جائے۔ اے کاش وہ مقدس مقامات میں اس ندا کو سن سکے۔ یا باغی الشر اقصر۔ اے شر کے طالب رک جا! اسی جگہ تو ہاتھ روک لے۔ کہ تیرے ایک فعل کی وجہ سے دوسری قباحت پیدا ہو رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور نے نئے سال میں پاکستان کی جماعتوں کے لئے پندرہ لاکھ روپے کا ہدف مقرر فرما دیا

ربوہ ۲۰ اخاء (مطابق ۲۰ اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھانے سے قبل ایک نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے ۴۵ ویں دفتر دوم کے ۳۵ ویں اور دفتر سوم کے چودھویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ حضور نے نئے سال کے وعدہ جات تحریک جدید کے سلسلہ میں پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے لئے پندرہ لاکھ روپے کا ہدف مقرر فرمایا ہے۔

حضور نے خطبہ جمعہ کے دوران خاص تحریک جدید کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے نازل ہونے والے افضال و انعامات کا ذکر کرنے کے بعد احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمد کرنے اس کا شکر ادا کرنے اور آئندہ کے لئے مزید قربانیوں کی توفیق عطا ہونے کیلئے درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ احباب کو چاہیئے کہ وہ یہ بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی بے لوث خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے کہ وہ اِس دُنیا میں ہمیشہ ہی بنی نوع انسان کے خادم کی حیثیت سے زندگی گزاریں اور ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بنے رہیں۔ حضور نے اِس امر پر بھی زور دیا کہ احباب کو یہ کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا پیار خود اُس سے اور اس کے بندوں سے پیار کرنے کے نتیجہ میں ملتا ہے۔

وعدہ جات تحریک جدید سالِ نو (قسط اوّل)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۳۸۰۰/-
حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا (حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)	۴۳۰/-
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی	۱۰۰۰/-

وعدہ جات کا سلسلہ خدا کے فضل سے جاری ہے تفصیل انشاء اللہ آئندہ

(وکیل المال تحریک جدید)

لجنہ اماء اللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ آج یہاں پر لجنہ اماء اللہ کا اٹھارھواں مرکزی سالانہ اجتماع بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔

صبح سات بجے ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع دعا کے ساتھ شروع ہوا جس میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ بعد ازاں ناصرات کے حُسنِ قراءت اور تقریری مقابلے (معیار اوّل و دوم) منعقد ہوئے۔

نماز جمعہ کے بعد ساڑھے تین بجے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع تلاوت قرآن مجید و نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے درس قرآن پاک دیا جس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ امسال گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تعداد میں نمائندگان و ممبرات اجتماع میں شامل ہوئی ہیں۔ آپ کے خطاب کے بعد مختلف بیرونی ممالک کی لجنات کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق کارروائی جاری رہی۔

(مفصّل روداد آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

طریق یہی ہے کہ ظلم کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے چلے جاؤ اور جب خدا فتح دے تو دشمن کو معاف کر دو۔ حضور نے فرمایا دوسری بنیادی کمزوری مغربی اقوام کی یہ ہے کہ وہ سچ کے ساتھ ضرور جھوٹ کی آمیزش کر دیتے ہیں۔ یہ کمزوری بھی بہت سی خرابیوں کا موجب بنتی ہے۔

حضور نے اپنے حالیہ سفرِ یورپ کے دوران منعقدہ مختلف پریس کانفرنسوں اور وہاں کے صحافیوں کے ساتھ اپنی گفتگو کی متعدد ایمان افروز مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ درحقیقت اب ہلاکت اور فساد سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ دنیا اسلام کی اور قرآن مجید کی پیش کردہ تعلیم کو اختیار کرے۔ چنانچہ جب میں اہلِ مغرب کو اسلام کی حسین تعلیم بتاتا تھا تو وہ اعتراف کرتے تھے کہ واقعی یہی تعلیم دُنیا میں امن قائم کر سکتی ہے۔ ان میں سے بعض نے بے ساختہ یہ کہا کہ اتنی حسین اور اعلیٰ تعلیم ہمارے عوام تک پہنچانے کے لئے آپ نے کیا انتظام کیا ہے؟

حضور نے فرمایا اہلِ مغرب کے قلوب اسلام کی خاطر جیتنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنا عملی نمونہ اسلام کے مطابق بنائیں۔ ہماری جماعت کی نوّے سالہ تاریخ ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح واضح ہے ہم نے خدا کے فضل سے اسلامی تعلیم کے مطابق جماعتی حیثیت میں نہ کسی سٹرائیک میں کبھی حصہ لیا اور نہ کسی فساد میں ہم کبھی ملوث ہوئے رہے ہم تو ظلم کو بھی صبر کے ساتھ برداشت کرنے کے عادی ہیں اور ہمارا احتجاج بھی صرف ایک ہی در پر ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا در ہے۔ ہماری تاریخ میں تو کوئی ایک مثال بھی ایسی موجود نہیں ہے کہ ہمارے کسی دشمن نے ہم سے مدد طلب کی ہو اور ہم نے اس سے انکار کر دیا ہو۔

آخر میں حضور نے خدام کو اسلامی تعلیم کے چند ضروری پہلوؤں کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اسلام نہ صرف سچ بلکہ قولِ سدید کو اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے یعنی ہماری بات میں کوئی ایچ پیچ اور ہیر پھیر بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ پھر اسلام امانت کو قائم کرنے پر زور دیتا ہے یعنی وہ فرائض اور حقوق جو خدا تعالیٰ نے قائم کئے ہیں انہیں ادا کیا جائے۔ خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ان اعلیٰ اسلامی اخلاق کو اختیار کر کے دُنیا میں اپنے لئے ایک بلند مقام پیدا کریں۔ دُنیا میں اسلام کا غلبہ صرف مُنہ کی باتوں سے نہیں بلکہ اسلامی تعلیم کے مطابق مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت اور محبت و پیار کے ساتھ قلوب کو جیت کر ہی ممکن ہے۔ صرف اسی طریق سے ہم اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر سکتے ہیں اور جسے خدا کا پیار حاصل ہو جائے اُسے پھر اور کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا ہے کہ "جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو" ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی کبھی کسی فتنہ و فساد میں ملوث نہ ہو۔ اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ بنے ہمیشہ سچ اور قولِ سدید کو اختیار کرے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی جدوجہد کرتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بخشے۔ آمین

پانچ بج کر آٹھ منٹ پر حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ختم ہوا جس کے بعد اللہ اکبر، اسلام زندہ باد کے نعروں کے درمیان حضور واپس تشریف لے گئے۔

ضرورت

دواخانہ کے لئے ایک آدمی کی ضرورت ہے جو دوائیاں کوٹنے، گولیاں بنانے اور صفائی کرنے کا کام ہو گا۔ ضرورت مند پریذیڈنٹ یا صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست لائیں۔

مینجر دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

آپ کا ایک خط
ہمارے لئے باعثِ خوشی ہو گی
فضلِ عمرؓ دواخانہ
قریشی مارکیٹ گول بازار ربوہ

جرمن، امریکن ہومیوپیتھک و بائیوکیمک ادویات سے بچگانہ، مردانہ اور زنانہ نئے اور پرانے پیچیدہ امراض کے کامیاب علاج کے لئے تشریف لائیں یا مفصّل علامات مرض لکھ کر ڈاک سے دوا طلب کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴